نگاہ اولین

امن واستحکام کی ضرورت

مدیر التحریر

﴿ولو أن أهل القرى اٰمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركٰت من السماء والارض ولكن كذبوا فأخذنٰهم بما كانوا يكسبون ۝﴾ ''اوراگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو ہم آسمان اور زمین کی برکتیں ان پر کھول دیتے، لیکن انہوں نے (رسولوں کو) جھٹلایا تو ہم نے ان کے کیے کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کی جانے والی قوموں کی قلت ایمانی کا حال بیان کیا ہے کہ وہ لوگ ایمان وتقوی سے عاری تھے‘ اگر وہ اپنے زمانے کے انبیاء پر ایمان لاتے اور محرمات سے اجتناب اور اعمال صالحہ کا التزام کرتے تو اللہ آسمان اور زمین سے اپنی برکتوں کے دروازے ان کے لیے کھول دیتے، لیکن انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تو اللہ نے ان کے کفر ومعاصی کی وجہ سے ان کی سخت گرفت فرمائی۔

سابقہ انبیاء کرام اور ان کی امتوں کے واقعات اور انجام کار بیان کرنے کے بعد یہاں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ قوموں کے مجموعی احوال واقعی بیان کیے ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کی ہدایت کے لیے نبی بھیجا، اور انہوں نے اس کی تکذیب کی اور شرک وگمراہی پر اصرار کیا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کلی طور پر ہلاک کرنے سے پہلے محتاجی، تنگدستی اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا تاکہ عبرت پکڑ کر اللہ کی طرف رجوع کریں، لیکن جب وہ اپنے کفر وشرک پر مصر رہے تو اللہ نے ان کی فراخی رزق کو تنگدستی اور عافیت وصحت مندی کو بیماری ومصیبت میں بدل دیا، پھر ان کا یہ حال ہوگیا کہ دولت کی فراوانی نے ان کی آنکھوں پر پٹی اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی، اور کہنے لگے کہ یہ کوئی اللہ کی جانب سے آزمائش نہیں ۔ بلکہ دستور زمانہ ہے کہ لوگوں کے حالات ایک جیسے نہیں رہتے، چنانچہ ان کا کفر واستکبار اور بھی بڑھتا گیا، اور نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اچانک ہلاک کردیا۔ اس آیت میں کافروں اور اللہ سے غافل لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

مؤمنوں کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے۔ وہ نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جب کوئی مصیبت

آئے تو اس پر صبر کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے: ''مؤمن کا معاملہ عجیب ہے، اس کی ہر بات میں خیر ہی خیر ہے اور یہ مؤمن کے سوا کسی کو حاصل نہیں' اگر اسے خوشی ملتی ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے۔''

آج عالم اسلام انہی سابقہ امتوں والی کیفیات سے دوچار ہے۔ حکمران اور اشرافیہ طبقہ (الا ماشاء اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر سہولتوں کو اپنی بزور بازو کمائی تصور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات کو اپنی ہنرمندی اور عقل و دانش کا ماحصل خیال کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت سوں کی کسب و کمائی بھی کالے دھندے کی ہوتی ہے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں ہوتے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی سے کہیں زیادہ بندوں کی بندگی کرتے ہیں، کافر حکمرانوں کے غلام اور سرمایہ دارانہ مغربی کلچر کے بڑے دلدادہ ہوتے ہیں۔

خاص کر ہمارے وطن عزیز پاکستان میں ''اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی!'' کا معاملہ چل رہا ہے۔ ہماری سیاسی پارٹیاں جو ملک کی حکمرانی کی دعویدار ہوتی ہیں، حصول حکمرانی سے لے کر عرصہ حکمرانی تک اقتدار کے بچاؤ کا راستہ اپنے ہی ملک کے آئین اور دستور کے بجائے خارجی آقاؤں کی خوشنودی کے حصول میں تلاش کرتے ہیں۔ اس لیے ملک میں ان کی من مانیاں حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں، یہاں تک کہ خود ملک کی سلامتی خطرے میں پڑنے کا اندیشہ بڑھتا ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں ملکی مفاد سے زیادہ پارٹی یا شخصی مفاد کی خاطر دست و گریباں رہتے ہیں۔ نیک نیتی سے قومی مفاہمت اور سیاسی مکالمت کے فقدان' نیز قومیت کی بنیاد پر قائم پارٹیوں کے متعصبانہ کردار کی وجہ سے وطن عزیز افراتفری اور انارکی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے اور ﴿ ظهر الفساد فی البر والبحر ﴾ کا سماں پیدا ہو رہا ہے۔

ادھر مذہبی جماعتیں جن کے فرائض قال اللہ اور قال الرسول (ﷺ) کی روشنی میں لوگوں کی ذہنی واخلاقی رہنمائی اور اسلامی قوانین وضوابط کے مطابق اتحاد و یگانگت اور بھائی چارگی کا درس شامل تھا' انہیں یکسر بھلا کر اور اسلامی آفاقیت کے اساسی اصول وارکان سے ہٹ کر اپنے اپنے رنگ میں مذہبی وتقلیدی نوعیت کے خودساختہ قواعد وضوابط کو بچانے میں حد سے زیادہ جذباتی ہو جاتی ہیں، جس سے آئے دن کہیں نہ کہیں مذہبی دھنگا وفساد برپا ہوتا رہتا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے ﴿ كل حزب بما لديهم فرحون ﴾ کا نمونہ

بنے رہتے ہیں۔

بعض حساس علاقوں میں ہماری حکومت اپنی سرزمین پر دوسروں کی جنگ لڑ رہی ہے اور خود آپس میں برسر پیکار ہیں۔ یہ اور دیگر بری خصلتیں ہمارے حکمران طبقے و دیگر ذمہ داروں کے اندر سرایت کر گئی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

آج ہماری ایمانی کمزوری، احکام الٰہی سے روگردانی اور ''بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نو امیدی'' جیسی بداعتقادی سے ہر معاملے میں کج روی کے شکار ہو کے کہیں ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت تو نہیں دے رہے؟! اور مذکورہ آیت شریفہ کے زمرے میں تو نہیں آتے؟ ویسے بھی کئی سال سے پوری قوم پانی و بجلی، آٹا و دیگر ضروریات زندگی کے فقدان، زلزلے اور آپس کے قتل و غارتگری اور دنگا و فساد میں مبتلا ہیں۔

پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان قائم ہے اور ''ان شاء اللہ'' قائم رہے گا، اگرچہ ہمارا ملک بڑے بحران سے گزر رہا ہے اور اسلام کے نام پر حاصل کی ہوئی مملکت کو بے دست و پا کرنے کے لیے یہود و نصاریٰ، ہنود اور ان کی حلیف مغربی طاقتیں جو منصوبے بنا رہی ہیں' ان کے خیال کے مطابق پاکستان دنیا میں واحد ملک ہے جو بیک وقت دہشت گردوں کی جنت بھی ہے اور ایٹمی اور اعلیٰ کوالٹی کے میزائل سسٹم والا ملک ہے اور غیر محفوظ ہاتھوں میں جا سکتا ہے، ایسے حالات پیدا کر کے یہ طاقتیں پاکستان کو غیر محفوظ اور غیر ذمہ دار ملک جتا کر مفلوج کرنا چاہتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اغیار کے ان شیطانی منصوبوں سے پاکستان کو محفوظ رکھیں۔ ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مدد کا طلبگار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں اور لغزشوں سے اللہ کے حضور معافی مانگتے رہنا چاہیے، یوں ملی اتحاد اور قومی یکجہتی کے ساتھ ان دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ سورہ نوح میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
''میں نے ان سے کہا کہ تم سب رب سے مغفرت طلب کرو وہ بے شک بڑا مغفرت کرنے والا ہے' وہ آسمان سے تمہارے لئے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہیں مال و دولت اور لڑکوں سے نوازے گا اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں نکالے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے رب کی عزت و وقار سے نہیں ڈرتے!''